برائی کا بدلہ بھلائی

تحریر: معظم جاوید بخاری



برائی کا بدلہ بھلائی!

تحریر: معظم جاوید بخاری

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک گاؤں میں بلیوں کا ایک خاندان رہتا تھا۔ اس خاندان میں پانچ افراد شامل تھے۔ ایک شوہر، ایک بیوی اوران کے تین بچے تھے۔ یہ سب بڑی ہنسی خوشی زندگی بسر کررہے تھے۔ شوہر سارادن کام کاج کے سلسلے میں گھر سے باہر رہتا اور بیوی تمام دن گھریلو کام کاج میں مصروف رہتی۔ ان کے دو بچے کچھ بڑے تھے، وہ سکول جاتے تھے جبکہ سب چھوٹا بچہ جس کا نام مانی تھا گھر میں کھیلتا رہتا اور خوب شرارتیں کیا کرتا۔ وہ اکثر اونچی اونچی جگہوں پر چڑھ کر چھلانگیں لگاتا جس کے باعث کئی بار اسے سخت چوٹ لگتی۔ ماں اسے پیار سے سمجھاتی بجھاتی رہتی مگراس کی صحت پر کوئی اثرنہیں ہوتا تھا۔ کئی بار مانی کو اپنی شرارتوں پر باپ سے بھی ڈانٹ پڑتی وہ اس وقت توسہم کر دبک جاتا مگر جونہی وہ دونوں میاں بیوی اپنے کسی کام میں لگ جاتے تو مانی کی شرارتیں پھر سے شروع ہوجاتیں۔ یہ تو روز کا معمول تھا۔

اسی گھر کے نچلے حصے میں دو چوہے بھی رہتے تھے۔ یہ دونوں بہت بوڑھے ہو چکے تھے۔ ان کے ہاں کوئی اولاد نہیں تھی۔ وہ اکثر چھپ چھپا کر اپنے لئے خوراک بل میں لے جاتے اور کئی کئی دن اسے کھاتے رہتے۔ بلیوں کو ان کے



بارے میں سب معلوم تھا۔انہوں نے ان
کے بڑھاپے کے پیش نظر انہیں وہاں رہنے کی اجازت دے رکھی تھی۔ دونوں خاندان بڑے مزے کی اپنی اپنی زندگی بسر کر رہے تھے۔ مانی کو جب بوڑھے چوہوں کے بارے میں معلوم ہوا تو اس نے ان کو ستانے کی ٹھانی۔ جب بڑھیا چوہیا اپنے شوہر کیلئے کھانا لینے کیلئے باہر نکلتی تو مانی اس کے پیچھے لگ جاتا۔ بے چاری چوہیا ہانپتی کانپتی، گرتی پڑتی بمشکل اپنی بل تک واپس پہنچ پاتی۔ مانی کو اسے تنگ کر کے بڑا مزہ آتا تھا۔ایک مرتبہ اس کی ماں نے اُسے بوڑھے چوہوں کو تنگ کرتے دیکھا تو اس نے اسے بڑے سخت الفاظ میں تنبیہ کی کہ وہ اپنی یہ بری عادت چھوڑ دے کیونکہ بوڑھے لوگوں کو تنگ نہیں کرنا چاہئے بلکہ ان کی خدمت کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔مانی نے خاموشی سے اپنی ماں کی نصیحت سنی اور پھر ہوا میں اُڑا دی۔ مانی چونکہ جسامت میں بے حد چھوٹا تھا



اس لئے اس کا چوہوں کی بل میں گھس جانا زیادہ مشکل نہیں تھا وہ کئی مرتبہ چوہوں کی بل میں گھس جاتا اور وہاں پہنچ کر بوڑھے چوہوں کو خوب ستاتا۔ بوڑھے چوہے اس کی شرارتوں سے عاجز آچکے تھے۔ بوڑھی چوہیا نے ایک دن اپنے شوہر کو کہا کہ وہ مانی کے باپ سے بات کرے تو اس نے ہنس کر ٹال دیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ مانی کا باپ شکایت پر اس کی خوب پٹائی کرے گا۔ وہ کسی بچے کی پٹائی ہوتی دیکھنا نہیں چاہتا تھا۔

ایک دن کی بات ہے کہ مانی کو یہ معلوم ہوا کہ سٹور میں ایک پرانا صندوق رکھا ہوا ہے جس میں کچھ قیمتی اشیاء محفوظ کی گئی ہیں۔ مانی صندوق کو دیکھنے کیلئے سٹور میں چلا گیا۔ جب اس نے صندوق اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تو اس کے من میں بے چینی ہونے لگی کہ وہ اسے کھول کر دیکھے کہ اس کے اندر کیا ہے؟ وہ اکیلا تو اسے کھول نہیں سکتا تھا۔ اس کیلئے کسی نہ کسی کی مدد کی ضرورت تھی۔ اس نے اپنی بہن کو اپنا رازدار بنا کر آمادہ کرلیا کہ وہ اس کے ساتھ مل کر صندوق کھولنے میں مدد کرے۔ ایک شام کو وہ موقعہ پا کر سٹور میں گھس گئے اور کوشش کرکے اس



صندوق کو کھول ڈالا۔ اس صندوق میں کوئی قیمتی چیز تو نہ تھی بلکہ چند پرانے پھٹے پرانے کپڑے تھے۔ مانی اچھل کر صندوق کے اندر گھس گیا اور کپڑوں کو تیزی سے الٹ پلٹ کرنے لگا۔ بہن نے اسے منع کیا اور باہر نکلنے کی ہدایت کی مانی اس سے بے پرواہ اپنے کام میں لگا رہا پھر کسی کی آمد کی آہٹ پا کر اس کی بہن تو وہاں سے بھاگ گئی۔ مانی بھی صندوق سے نکل کر سٹور سے باہر نکل آیا اسی دوران اسے اپنے باپ کی غصیلی آواز سنائی دی جو سٹور میں کھڑا صندوق کے بارے میں دریافت کر رہا تھا۔ مانی بے حد ڈر گیا۔ اس نے سوچا کہ اب تو شامت آئی کھڑی۔ وہ جان بچانے کیلئے تیزی سے چوہوں کی بل میں جا گھسا۔ کچھ دیر تک وہ دبکا کھڑا رہا۔ اچانک مانی کو اپنے جسم میں کچھ رینگتا ہوا محسوس ہوا۔ اس نے کھجانا چاہا مگر ناکام رہا۔ کچھ ہی دیر گزری تھی کہ اس کے سارے بدن میں آگ سی لگ گئی۔ وہ بری طرح تڑپنے لگا۔ صندوق کے پرانے کپڑوں میں خارش کے کیڑے موجود تھے جو اس کے جسم پر چڑھ چکے تھے۔ خارش کے کیڑوں کو جسم سے الگ کرنا اس کے بس کی بات نہیں تھی۔ وہ خوف اور تکلیف سے دبے دبے انداز میں چیخیں مار رہا تھا۔ اس کی آواز سن کر بوڑھا چوہا باہر نکل آیا۔ اس نے مانی کو اپنی بل میں دیکھا تو پریشان ہو گیا۔ تھوڑی دیر میں اسے مانی تکلیف کا اندازہ ہو چکا تھا۔ اس نے مانی سے



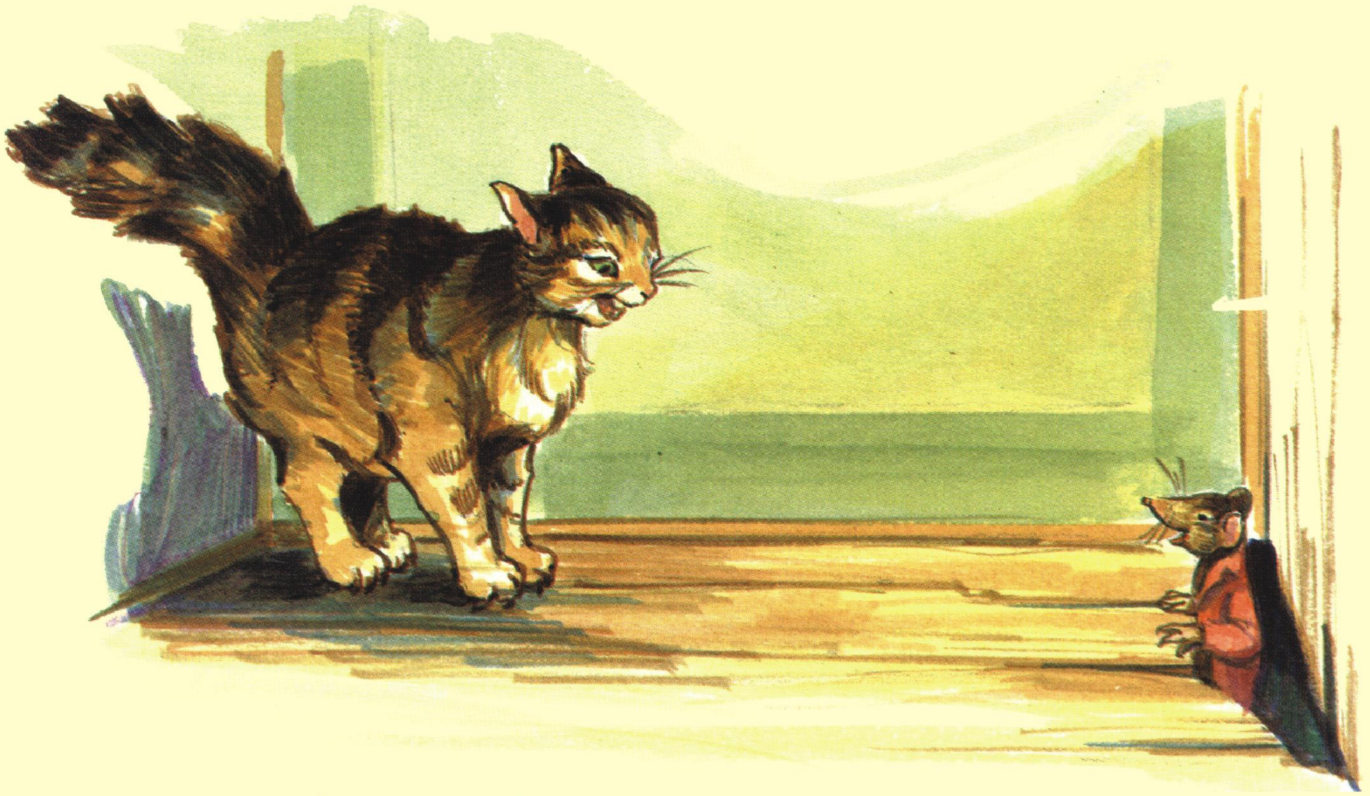
کہا کہ وہ کسی ایسی جگہ گیا تھا جہاں خارش کے کیڑے موجود تھے' اب تو وہ اس کے نرم بالوں میں گھس چکے ہیں جنہیں نکالنا اس کے بس کی بات نہیں۔ یہ سن کر مانی رونے لگا۔ اس نے بتایا کہ وہ سٹور کے پرانے صندوق میں گھس گیا تھا۔ بوڑھے چوہے نے اس کی شرارت پر تاسف کا اظہار کیا۔ مانی نے تڑپتے ہوئے مدد کی درخواست کی۔ بوڑھا چوہا اس کی چیخ وفریاد سن کر سوچ میں پڑ گیا۔ مانی اس کے سامنے فرش پر گرا اپنے جسم کو بری طرح رگڑ رہا تھا۔ خارش نے مانی کا سانس تک لینا محال کر دیا تھا۔ بوڑھے چوہے کے ذہن میں ایک ترکیب آئی اس نے بوڑھی چوہیا کو بلا کو کہا کہ وہ ذرا باہر جا رہا ہے' اس کے واپس لوٹنے تک وہ مانی کو ٹاٹ کے کپڑے میں لپیٹ دے تاکہ وہ اس کے جسم کو گرمائی دے کر خارش کے کیڑوں کو ہلاک کرنے کی کوشش کر سکے۔ بوڑھی چوہیا نے ایک بڑا سا ٹاٹ کا ٹکڑا نکال کر مانی کو اس میں لپیٹ دیا۔ مانی خاموشی سے اس ٹاٹ کے کپڑے میں لپٹ گیا۔ ٹاٹ کی چبھن اس کیلئے ناقابل برداشت ہو رہی تھی مگر وہ اب کیا کر سکتا تھا؟ بوڑھا چوہا باہر نکل میز پر چڑھ گیا وہاں ایک گول لمبا سا پائپ پڑا تھا۔ چوہے نے اسے وہاں سے اُٹھایا اور بل میں لے آیا۔ پائپ کافی بھاری تھا



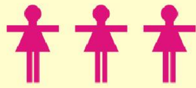
اور کسی قدر گرم بھی۔ بوڑھا چوہا ہانپتا ہوا ایک طرف بیٹھ گیا۔ اس کی نظر مانی کی صورت پر پڑی تو وہ اپنی تکان بھول کر اُٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے چوہیا سے کہا کہ وہ ایک طرف پائپ پکڑ لے۔ چوہیا نے اس کی ہدایت پر عمل کیا پھر وہ دونوں مل کر گرم پائپ مانی کے جسم پر گھسیٹنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد مانی کے جسم کو گرمائی ملی تو اسے کسی قدر سکون ہوا۔ بوڑھے چوہے کافی دیر تک پائپ کو ادھر سے ادھر گھماتے رہے۔ انہوں نے مانی کی طبیعت کچھ سنبھلی دیکھی تو پائپ ایک طرف رکھ دیا اور اس کا ٹاٹ کھول کر ہدایت کی کہ وہ سیدھا اپنی ماں کے پاس جائے اور بغیر چھپائے ساری بات اسے بتا دے تاکہ وہ کسی ڈاکٹر کا بندوبست کر سکے۔ انہوں نے جو کچھ کیا ہے وہ محض عارضی ہے۔ خارش کیڑے گرمائی سے پریشان ہو کر خاموش بیٹھ گئے ہیں مگر وہ تھوڑی دیر پھر حرکت شروع کر دیں گے۔ مانی نے اثبات میں وعدہ کیا کہ وہ ایسا ہی کرے گا۔ اچانک مانی کی نظر بوڑھے چوہوں کے ہاتھوں پر پڑی تو وہ حیران رہ گیا۔ گرم گرم پائپ کو پکڑنے سے ان کے ہاتھوں پر چھالے پڑ چکے تھے۔ بوڑھے چوہے نے مانی کو اس بارے میں فکرمند نہ ہونے کی تلقین کی اور فوراً ماں کے پاس پہنچنے کی ہدایت کی۔ مانی کو اپنی



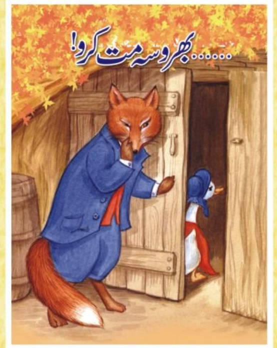
شرارتوں کا خیال آیا تو وہ شرمندہ ہو کر رہ گیا۔ وہ سیدھا اپنی ماں کے پاس پہنچا اسے سب کچھ سچ سچ بتا دیا۔ ماں نے اس کے جسم پر بال ہٹا کر دیکھا تو اسے خارش کی باریک کیڑوں کے ریشے دکھائی دیئے جنہیں ہاتھوں سے چننا بڑا دشوار تھا۔ فوری طور پر ڈاکٹر کو بلایا گیا۔ ڈاکٹر نے مانی کی حالت دیکھ کر اسے دوسرے بچوں سے الگ رکھنے کی ہدایت کی اور ایک ٹیکہ لگایا۔ اس کے بعد اس نے ایک محلول نما دوا دی کہ اسے گرم پانی میں ملا کر مانی کو اس میں خوب نہلایا جائے۔ مانی کی ماں نے علاج میں ذرا بھی کوتاہی نہیں اور فوراً گرم پانی کر کے اس میں دوا

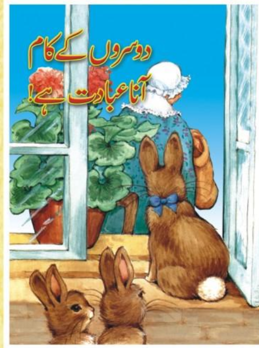


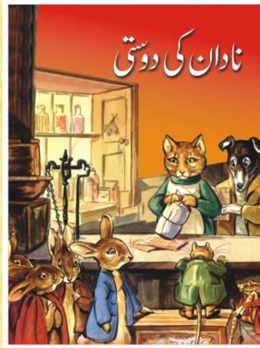
ملا کر مانی نہلانا شروع کر دیا۔ وہ محلول بڑا تیز اثر تھا، جہاں جہاں جسم پر لگتا مانی کی چیخیں نکل جاتیں۔ کچھ دیر کی مسلسل کوشش کے بعد مانی کے جسم میں سکون پیدا ہونا شروع ہو گیا۔ مانی کو نئے اور صاف کپڑے پہنائے گئے۔ ڈاکٹر نے ایک بار پھر اس کا معائنہ کیا۔ خارش کے کیڑے مر کر اس کے بالوں میں سے نکل چکے تھے۔ ڈاکٹر نے احتیاطی طور پر دوا کی ایک اور خوراک اسے کھلا دی۔ مانی کو گرم بستر میں لٹا دیا گیا جس میں گھستے ہی وہ گہری نیند سو گیا۔ اسے کافی سزا مل چکی تھی اس لئے اس کے باپ نے اسے مزید ڈانٹنا مناسب نہیں سمجھا۔ اگلے روز مانی جب اُٹھا وہ تندرست ہو چکا تھا۔ وہ جب بستر سے باہر نکلا تو اسے بوڑھا چوہا دکھائی دیا جو اس کی خیریت معلوم کرنے آیا تھا۔ مانی اس کی شکل دیکھ کر پانی پانی ہو گیا۔ بوڑھے چوہے نے ہنس کر اسے تسلی دی اور کہا کہ بچے تو اکثر شرارتیں کرتے رہتے ہیں مگر انہیں کوشش کرنا چاہئے کہ وہ ایسی شرارتیں نہ کریں جس سے دوسروں کو کوئی گزند پہنچے اور ان کی دل آزاری ہوتی ہو۔ مانی اپنے سابقہ رویئے پر بے حد شرمندہ تھا کیونکہ اس نے بوڑھے چوہے اور چوہیا کو ستانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی۔ انہوں نے اس کیلئے اپنے ہاتھوں کے جلنے کی پرواہ تک نہیں کی تھی۔ مانی نے پکا وعدہ کیا کہ وہ اب کبھی بھی ایسی شرارت نہیں کرے گا جس سے کسی کو تکلیف پہنچے یا کسی کی دل آزاری ہو۔

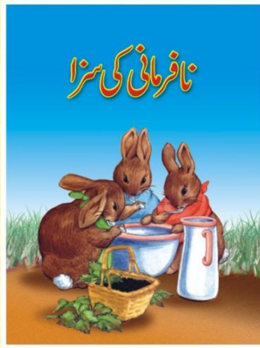


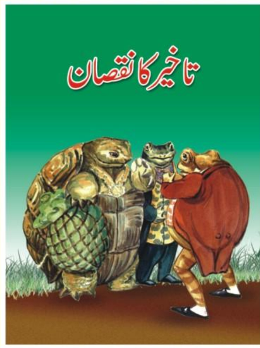
پیارے بچوں کیلئے پیاری پیاری اور سبق آموز رنگین کہانیوں کی خوبصورت کتابیں

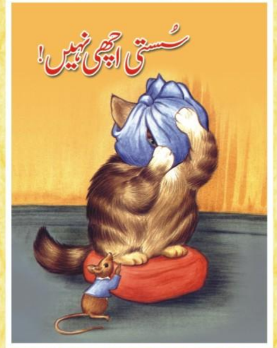


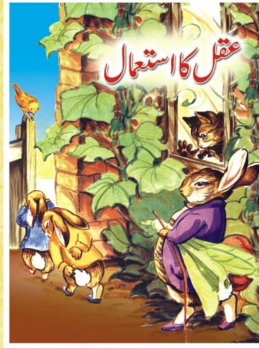


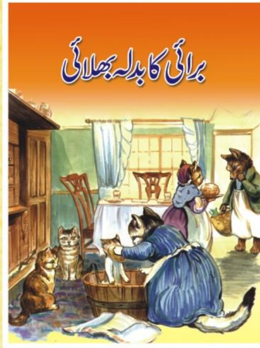


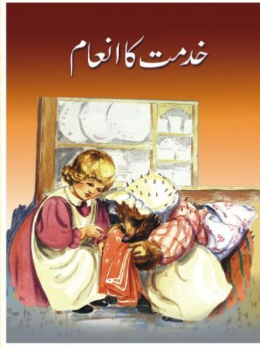


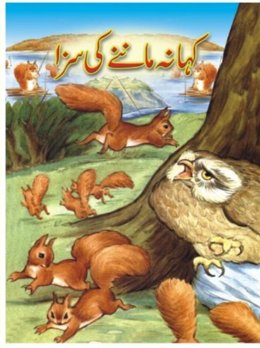




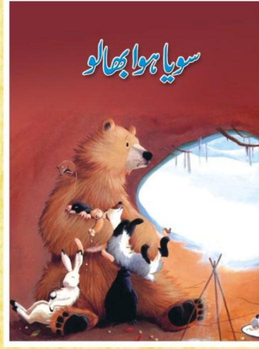


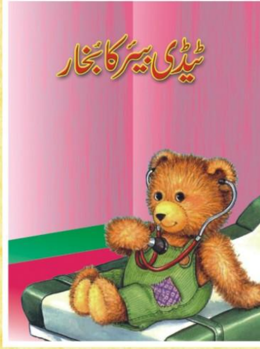


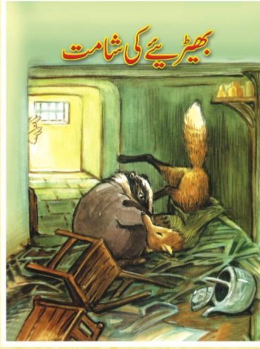


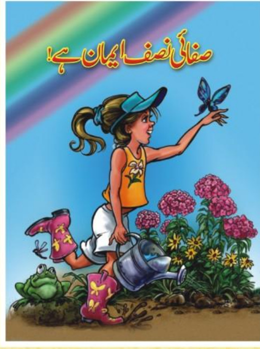


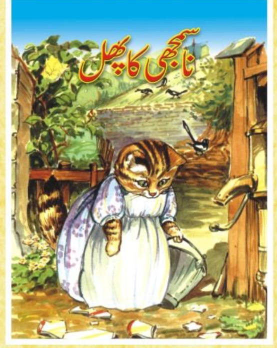


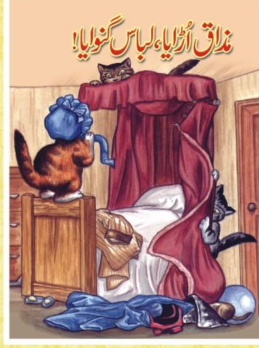


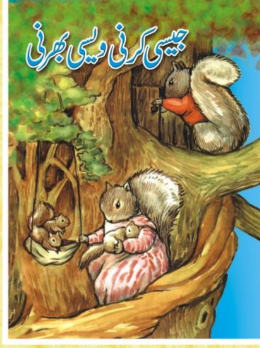


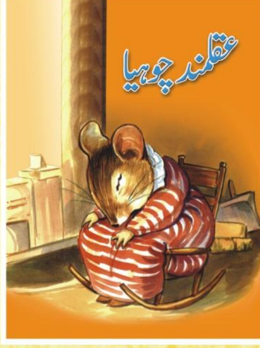


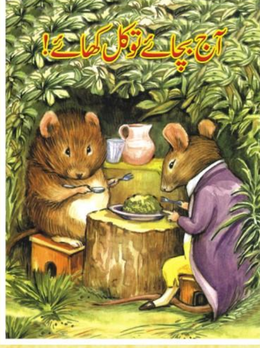












ان کے علاوہ سیپارے، دُعائیں، ہر قسم کی کہانیاں، شعروشاعری، نعتیں، لطائف، دسترخوان اور جنرل کتب ہر سائز میں دستیاب ہیں۔

شائع کردہ: **القائم ٹریڈرز**
پہلی منزل فضل الٰہی مارکیٹ اُردو بازار لاہور
فون: 042-7224472 موبائل: 0300-4062934